تبصروں کی شکل میں یہ معلومات بکھرے پڑے تھے۔ مرحوم شیخ چاند صاحب نے ان کی اہمیت محسوس کرکے ان سب کو یکجا کرکے مرتب کردیا ہے۔ شیخ چاند مرحوم کی فرمائش کے مطابق مولوی صاحب اگر سرسید اور نواب عماد الملک پر بھی اسی نوع کے مضمون لکھ دیں تو ان دونوں صاحبوں کے بعض واقعات زندگی کے متعلق کچھ مزید روشنی پڑ سکیگی۔

یوں تو ساری کتاب ہی ادبی اور تاریخی دونوں حیثیتوں سے دلچسپ اور مطالعہ کے لائق ہے تاہم منشی امیر احمد مینائی۔ سید محمود۔ مولوی چراغ علی۔ محسن الملک۔ مولانا حالی۔ سرسید راس مسعود اور میرن صاحب پر مضامین خاص طور پر بہت پرلطف اور دلچسپ ہیں۔

دورِ جدید کے چند منتخب ہندو شعرا | از عبدالشکور صاحب ایم اے۔ تقطیع متوسط ضخامت ۴۸ صفحات کتابت وطباعت عمدہ قیمت عہ پتہ: کتاب خانہ دانش محل امین الدولہ پارک لکھنؤ

اس کتاب میں لائق مولف نے اردو شاعری کے دورِ قدیم وجدید کے چند منتخب ہندو شاعروں کے مختصر حالات کا اور کلام کا بھی بہت ہی مختصر انتخاب درج کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس پروپیگنڈہ کی تغلیط کیجائے کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے۔ چنانچہ شروع میں ۳۶ صفحات کا ایک مقدمہ بھی ہے جو محنت سے لکھا گیا ہے اور جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اردو ہندو اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان اور دونوں قوموں کے معاشرتی ارتباط واختلاط کی یادگار ہے۔ افسوس ہے کہ لائق مولف نے شعراء کے حالات اور ان کے کلام کے انتخاب میں غیر معمولی اختصار سے کام لیا ہے۔ پھر بعض بعض شاعروں کے کلام کی نسبت جو بعض تنقیدی رائیں نقل کی ہیں وہ بھی کافی اور فیصلہ کن نہیں ہیں۔ ساحر اور کیفی دونوں کہنہ مشق اور پختہ کلام شاعر ہیں۔ فن کی واقفیت میں وہ قدیم اساتذۂ سخن کی یادگار ہیں۔ پھر ان دونوں کی نسبت انگریزی کے ایک نوجوان پروفیسر کی یہ رائے "کہ کوئی خاص رنگ نہیں۔ خیالات بھی ناہموار ہیں" کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ یا تو صرف انتخاب کلام پر اکتفا کیا جاتا۔ اور اگر تنقید بھی کرنی تھی تو پورے کلام پر مفصل تنقید کی جاتی۔ دوسروں کے چند منتشر فقرے نقل کردینے سے کلام کا عیب وہنر معلوم نہیں ہوتا۔ بہرحال مجموعی اعتبار سے کتاب دلچسپ اور مطالعہ کے لائق ہے۔

کیفیہ | از جناب پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۳۸۰ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد للعہ غیر مجلد سے۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو دہلی۔

پنڈت کیفی ہماری زبان کے ان بلند پایہ ادیبوں اور محققوں میں سے ہیں جو جو کچھ لکھتے ہیں

تحقیق اور محنت سے لکھتے ہیں اور موضوع بحث پر خوب غور و فکر کرنے کے بعد قلم اٹھاتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب آپ کے ہی رشحاتِ قلم کا ایک ثمر خوش اثر ہے۔ اس کو بجائے ایک مستقل تصنیف کہنے کے "امالی کیفی" کہنا زیادہ موزوں ہے۔ اردو زبان اور اس کے ادب و انشار، عروض و تاریخ۔ شعر و نثر کے متعلق متفرق مضامین و مقالات ہیں جو ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ سب مقالات نہایت پُراز معلومات، بصیرت افروز، اور مفید و سود مند ہیں۔ اردو زبان کی تاریخ پر فاضل مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن ٹھوس ہے۔ یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ ہماری طرح پنڈت کیفی بھی امیر خسرو کو اردو زبان کا پہلا شاعر مانتے ہیں۔

جو برادرانِ وطن اردو کو خاص مسلمانوں کی زبان کہتے ہیں ان کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ اردو کا پہلا غزل گو ایک ہندو ہی تھا جو تخلص بھی برہمن کرتا تھا۔ کیفی صاحب نے تو اس مقالہ میں یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے تسلط سے بہت پہلے اس ملک کے ہندو فارسی زبان کے عالم ہوتے تھے اور ان کے بیراکرت میں عربی فارسی الفاظ کافی مقدار میں شامل ہوتے تھے۔ اس تحقیق کو اگر اور ذرا وسیع کیا جائے تو اس سے عرب و ہند کے قدیم تعلقات پر بہت کافی روشنی پڑ سکتی ہے۔ علاوہ بریں دوسرے مباحث جو اردو زبان کے حروف تہجی۔ فیلالوجی قواعد صرف و نحو۔ روزمرہ و محاورہ۔ محاسن و معائب کلام۔ معانی و بیان۔ عروض و انشار۔ املا، و مطابات وغیرہ سے متعلق ہیں وہ بھی نہایت اہم۔ محققانہ اور بصیرت افزا ہیں۔ جن کا غور سے اور سمجھکر مطالعہ اردو زبان کے اساتذہ۔ طلبا، اور ادبار سب کے لئے مفید اور ضروری ہے۔ عبارتوں اور املا سے متعلق فاضل مصنف نے جو مشورے دیئے ہیں ان سے ہر ایک کا متفق ہونا ضروری نہیں کر تاہم کیفی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کی افادیت میں شبہ نہیں۔ ان پرانے افاضل کا دم غنیمت ہے کہ زبان کی ٹھوس خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ورنہ آج کل تو حال یہ ہے کہ ایک مزاحیہ افسانہ یا ڈرامہ لکھئے ادیب بنجائیے۔ اور عریاں و پریشاں خیالات کو ترقی پسند شاعری کا نام دے کر کسی رسالہ میں چھپوا دیجئے اور "انقلابی شاعر" کہلانے لگئے۔